بسم الله الرحمن الرحيم
تفسیر دُرِّ منثور
مترجم
تالیف
امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی
زیر نگرانی
ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری
زیر اہتمام
ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر در منثور مترجم (جلد دوم)
مصنف	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	-/2850 روپے کامل سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

عرب میں ایسا نہ ہوتا، نہ ہی آپ یہ جائز خیال کرتے کہ اس مصحف کو تمام اقوام کی طرف پڑھنے کے لئے بھیجتے۔

امام ابن ابی داؤد سے روایت نقل کی ہے کہ جب مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس میں آپ نے کچھ غلطیاں پائیں، فرمایا اگر املاء کرانے والا ہذیل قبیلہ کا ہوتا اور کاتب بنو ثقیف کا ہوتا تو یہ چیز نہ پائی جاتی۔

امام ابن ابی داؤد نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب مصحف پیش کیا گیا۔ فرمایا اس میں کچھ غلطیاں ہیں۔ عرب بذات خود اپنی زبانوں میں انہیں درست کر لیں گے۔

امام ابن ابی داؤد نے حضرت یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا قرآن کی کتابت میں کچھ غلطیاں ہیں عرب اپنی زبانوں میں خود درست کر لیں گے۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾

"بے شک ہم نے وحی بھیجی آپ کی طرف جیسے وحی بھیجی ہم نے نوح کی طرف اور ان نبیوں کی طرف جو نوح کے بعد آئے اور (جیسے) وحی بھیجی ہم نے ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے عطا فرمائی داؤد کو زبور"۔

امام ابن اسحاق، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مسکین اور عدی بن زید نے کہا اے محمد ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی انسان پر کوئی چیز نازل کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرمایا(1)۔

امام ابن جریر نے حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ کی طرف اسی طرح وحی کی گئی جس طرح آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء کی طرف وحی کی گئی(2)۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾

"اور (جیسے وحی بھیجی) دوسرے رسولوں پر جن کا حال بیان کر دیا ہے ہم نے آپ سے اس سے پہلے اور ان رسولوں پر بھی جن کا ذکر ہم نے اب تک آپ سے نہیں کیا اور کلام فرمایا اللہ نے موسیٰ سے خاص کلام"۔

امام عبد بن حمید، حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں، ابن حبان نے اپنی صحیح میں، حاکم اور ابن عساکر نے حضرت ابوذر

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 35، دار احیاء التراث العربی بیروت   2۔ ایضاً

رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ انبیاء کتنے ہیں؟ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار میں نے عرض کی رسول کتنے ہیں؟ فرمایا تین سو تیرہ کی بڑی جماعت۔ فرمایا اے ابوذر چار سریانی، حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت نوح اور حضرت خنوخ۔ یہی حضرت ادریس ہیں، یہی پہلی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے قلم کے ساتھ لکھا۔ چار عرب ہیں؟ حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب اور تمہارے نبی، بنی اسرائیل کے پہلے انبیاء میں حضرت موسیٰ اور آخری حضرت عیسیٰ ہیں۔ انبیاء میں سے پہلے نبی حضرت آدم اور آخری تمہارے نبی ہیں (1)۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں اور ابن جوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے جبکہ یہ دونوں نقیض کی انتہاء میں ہیں جبکہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے، صحیح نہیں موضوع نہیں جس طرح میں نے مختصر موضوعات میں بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی انبیاء کتنے ہیں؟ فرمایا ایک لاکھ چالیس ہزار اور ان میں رسول تین سو پندرہ جم غفیر ہے۔

امام ابو یعلی اور ابو نعیم نے حلیہ میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء میں سے جو میرے بھائی گزر چکے ہیں، وہ آٹھ ہزار نبی ہیں پھر حضرت عیسیٰ بن مریم تھے، ان کے بعد میں ہوں (2)۔

امام حاکم نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ کی بعثت آٹھ ہزار انبیاء کے بعد ہوئی ان میں سے چار ہزار انبیاء کی تعداد بنی اسرائیل میں سے تھی (3)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حبشی نبی بھی مبعوث فرمایا، یہ ان انبیاء میں سے ہے جو **لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ** کے ضمن میں ہے۔ ایک روایت میں ہے یہ الفاظ ہیں حبشیوں میں سے بھی ایک نبی مبعوث کیا گیا۔

امام ابن عساکر نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر انبیاء و مرسلین کی تعداد کے بارے میں وحی کی پھر حضرت آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث کی طرف متوجہ ہوئے، فرمایا اے بیٹے تو میرے بعد میرا خلیفہ ہے، اسے تقویٰ اور عروہ وثقی کے ساتھ اپنا، جب بھی تو اللہ کا ذکر کرے تو ساتھ ہی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر بھی کر۔ میں نے آپ کا نام عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا ہے جبکہ میں ابھی روح اور مٹی کی درمیانی حالت میں تھا پھر میں نے آسمان کا چکر لگایا۔ میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ نہیں دیکھی مگر اس پر آپ کا نام لکھا ہوا دیکھا۔ میرے رب نے مجھے جنت میں سکونت عطا کی۔ میں نے جنت میں کوئی محل اور بالا خانہ نہیں دیکھا مگر اس پر حضرت محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا تھا۔ میں نے حضور ﷺ کا نام حور عین کی گردنوں، جنت کے درختوں کے پتوں، طوبیٰ درخت کے اوراق، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں، حجاب کے اطراف اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھا۔ حضور ﷺ کا ذکر کثرت سے کرنا

1۔ تاریخ مدینہ دمشق، باب شیث بن آدم، جلد 23، صفحہ 277، دار الفکر بیروت 2۔ مسند ابو یعلی، مسند انس بن ملک، جلد 3، صفحہ 395 (4078)
3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 653 (4167)، دار الکتب العلمیہ بیروت